سوال

وشنی میں (853

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قصہ ہاروت و ماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت فرمائیے۔ (سائل) (۱۹ فروری ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت ۱۰۲ کے ضمن میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے :

وَ اتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمٰنَ وَما كَفَرَ سُلَيمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هٰروتَ وَمٰروتَ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرٰىهُ ما لَهُ ف

پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور دونوں

اس آیتِ کریمہ میں اس جادو کا بیان ہے جو ان اشیاء میں سے ہے جن کو شیاطین نے سلیمان بن داوٗد علیہ السلام کے عہد میں کھڑا تھا۔ (تاکہ اللہ کی مخلوق کو ورغلایا اور پھسلایا جا سکے) اور اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو کچھ بابل کی سرزمین میں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا تھا۔ ثانی الذکر عہد کے اعتبار سے میں بھی پھیلا ہوا تھا۔ یہ سارا کچھ عہد سلیمان سے (بہت) پہلے کا ہے۔ اس آیت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے سحر و کہانت کی کتابوں کو جمع کر کے اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا۔ کوئی شیطان کرسی کے نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا۔ جب

حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قصہ ہاروت و ماروت ''مسند احمد'' میں بسند حسن ... عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ... کما قال ... عن عبد الرزاق فی تفسیرہ، عن الثوری، عن موسیٰ بن عقبۃ، عن سالم، عن ابن عمر، عن کعب، قال ابن کثیر ایضا۔ ورواہ ابن جریر ایضا۔ حدثنی المثنّٰ

کا یہ ہے کہ اللہ نے بطورِ آزمائش دو فرشتوں میں شہوت و دیعت کر دی، پھر ان کو حکم دیا کہ زمین پر قضاء کے فرائض سرانجام دو۔ مدت دراز تک انھوں نے بصورتِ بشر زمین پر عدل و انصاف قائم کیے۔ پھر حسین جمیل عورت پر فریفتہ ہو کر فتنہ میں پڑ گئے۔ اس بنا پر ان کو بطورِ سزا بابل کے کنویں میں الٹا لٹکا د

الشَّيٰطِينُ میں صحیح مسلک یہ ہے کہ ما موصولہ ہے ان لوگوں کا مسلک غلط ہے جنھوں نے اس کو ما نافیہ بنایا ہے کیونکہ نظم کلام اس سے انکاری ہے۔ تَتْلُوا فعل مضارع ہے لیکن یہ ماضی کی جگہ واقع ہے یہ استعمال کلامِ عرب میں معروف ہے کا او معنی تَتْلُوا منقول ہے۔ اسی بناء پر اس کا ''عَلٰی'' سے تعدیہ ہے۔

سُلَيْمٰنُ کا مَا یقینی طور پر نافیہ ہے۔ اور وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِينَ كَفَرُوا میں واؤ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل سے جملہ استدراکیہ ہے۔

النَّاسَ السِّحْرَ اَلنَّاس مفعول اور اَلسِّحْرَ مفعول ثانی ہے۔ جملہ کَفَرُوا کے فاعل سے حال ہے۔ اَیْ كَفَرُوا مُعَلِّمِيْنَ اور وَمَا اُنْزِلَ میں مَا موصولہ محل نصب میں ہے۔ اَلسِّحْرَ پر عطف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے : يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ یعنی لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اور اس شئے کی جو دو فرشتوں پر نازل ہ

کی مزید تشریح اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کا عطف مَا تَتْلُوا پر ہے۔ معنی یہ ہیں کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے۔ شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں اور اس چیز کی جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل اَلْمَلِكَيْنِ لام کے کسرہ کے ساتھ قراءت غیر معروف ہے۔ مشہور لام کے فتحہ سے ہے۔ زیر کی

۱۔ بِبَابِلَ کا تعلق اگر بِمَا اُنْزِلَ سے ہو تو پھر ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا صحیح نہیں کیونکہ شیاطین صیغہ جمع ہے۔ جب کہ ہاروت ماروت تثنیہ ہے نیز مَلَكَيْنِ سے بدل نہ بنانا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو مَلَكَيْنِ پر اتارا گیا ہے لیکن بابل میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ۔ اور اگر وَبِبَابِلَ کا تعلق تَتْلُوا الشَّيٰطِينَ سے ہو تو و

۲۔ ہاروت ماروت ظاہر نظم کے لحاظ سے مَلَكَيْنِ سے بدل ہے۔ کیونکہ مَلَكَيْنِ تثنیہ ہے اور ہاروت ماروت بھی دو ہیں۔ نیز ہاروت اور ماروت میں قرب بھی ہے۔ ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا ظاہر نظم کے بالکل خلاف ہے۔ كَمَا تَقَدَّمَ

۳۔ اُنْزِلَ کا تعلق مَا تَتْلُوا سے ہے اور معنی یوں ہے کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو وہ پڑھتے تھے۔ شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں اور اس چیز کی جو اتاری گئی دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابل میں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:581

محدث فتویٰ